



حضرت امیر المومنین سفر یورپ میں اپنے خدام کی جماعت کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



حضرت امیر المومنین کونسل ڈگلس کے ساتھ انکے مکان پر لندن میں





اسی ہزار روپیہ ہوا۔ اس کا پانچواں حصہ ۱۶۰۰ روپیہ آپ نے تادیان رو دیا۔ ان دونوں سلیٹوں کے لئے جسے خود رقم کی ذمہ لگائی جاتی تھیں، ان سے اتفاق نہیں کیا۔ صرف اسی ایک انڈے کے لئے ہمیں بین بار شنگ کی پی پی ۳۰ خود میرے ساتھ منتقل ہو گئے۔ دیکھو اس مقدمہ سے خدائی قدرت کا کیا عظیم الشان نشان تھا ہر بات ہے۔ اس کی عالم الغیب ہونے کی گفٹ کیسی صاف ظاہر ہوئی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین نقیضیہ صاحبہ کے معزز خلیفہ ہیں تب ہی ان کی تعلیمات کا کمال باقیات تہذیب و ثقافت آپ پر کھل دی گئی۔ غلام حسین بھائی اور غلام علی بھائی نے محمد پر دینی اور دینی مسائل میں ملے گئے گرامین بن کر خدا سے خدائی کے لئے مجھے جو نظریہ کاسائی کا شرفاؤی اس طرح اور اس قدر عالمی بھی ہوگا۔ سچا سچا کا نتیجہ ہونا معلوم ہوگا۔ میری روداد سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے ان دونوں پیارے بھائیوں پر رحم فرمائے اور ان کو حق کیسے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین آخرت میں نفع پائیں

اب میں محض غم کھ رہا ہوں۔ جس کے دل میں تفسیر ہو چکا ہے اس پر سلسلہ عالیہ امدادی صداقت صاف طور پر کھل جائے گی۔ جس سلسلہ میں شرک و ہتھیار ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ایسے محبوب خلیفہ ہے اپنا قلین جو قرآن ہے جس کی تعلیم دعا سے انسان نقیضیہ دونوں جہاں سے توحید کا ہے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

# جذبات شاد

(از جناب گوپی چند جی شاد دہلوی)  
 اے خاتمہ چل تو ڈال آیا تیرا جا کا غضیب  
 کہ بھائی اسلئے جو ملی ہیں سے فریب  
 ہوئے ہیں وہ سے خلافت کے اب میں پسند  
 جو ملی ہیں فکر دہلی اک ترکیز  
 جسے بھی دیکھو محبت آج ہے سہر شاد  
 دل و دہان یہ چڑھاتے اگر تو دیکھتے  
 جہاں میں جس کی نظر میں ہے وہ کیا جانے  
 کہ اہل ودی ہنسا ہے کوئی اور غضیب  
 وہ ہونے والی ہے دشمن زمانے کا  
 کہ دور دور سے پودا آئے ہیں قریب  
 غلامہ روز ہے گواہان کا ہر لطف  
 ناہم ہے جس میں کہہ کرے گا غضیب  
 کتاب انفتاح فرق حضرت امیر المؤمنین  
 جہاں میں پہنچے ہے کہ کوئی حق ترتیب  
 زوریت سے وہ دھنگ بدے جا رہے  
 وہ خدا کی ہر ہرک و زوم کو غضیب  
 طبع سے حال وہ اپنی خدائی حکم کی سخت  
 کہ دیکھ دیکھ میں ہے کشتاؤں کا رعب  
 گنیمت مل کر کھلائے دست کار رعب  
 پڑا تھا کہ میں ہر چہ راہ نور و غضیب  
 نہاؤ جو کہ ہے اور خدا میں اے شاد  
 نہیں کرواؤ میں تم آجی بھائی کے اوب

ہماری فرم کا قدیم سے یہ دستور تھا کہ ہر تجارت کا نصف نقصان کا حساب ہر ماہ ہوتا تھا۔ ہر ماہ ایک بار ہر ماہ میں اس کا حساب دیکھ کر سب بھائی دستخط کر کے اس کی تصدیق کرتے تھے۔ اس طرح وٹن سال میں ہر ماہ جب یا شرکت نامہ ہر ماہ کے بارے میں ثابت کیا۔ اس وقت دونوں بھائیوں نے انکار کر دیا۔ اور جوہر پر درخان ہزار روپیہ بھائی پاک ایک لاکھ سے زائد کرنا سنا لیا گیا جب وہ خزانہ ۳۰ ہیں میں دو ہزار روپیہ کے فیصلہ کے لئے تین مشہور و معروف قاضی دارالشیعہ ایک ہر دو تہا کر کے ایک ایک ایک ہزار روپیہ فیصلہ دی گئی۔ جس میں تمام حقیقت صحیح طرح سے حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں لکھ بھیجی اور خاص دعا کے لئے گزارش کی۔ حضور نے جواب میں فرمایا ۳۰ باطل ہے فکر و فتنہ سب کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ آپ کو حق میں ناخدا ہوگا۔ اور اگر امیر المؤمنین آپ کو نقصان پہنچا جائے ہر بھی ہرگز وہ آپ کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ یہ معلوم کر کے مجھے بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ سابقہ فرم کا یہ سونپید کر سکتے ہیں۔ ان کے فیصلہ سے خلافت اسلامی میں نہیں ہو سکتی۔ پھر ان کو کون روک سکتا ہے۔ سو اسے خدا تعالیٰ کے اور ہر بھی وہی۔

سابقہ فرم کے ہم چاروں بھائیوں کی سالانہ حسابات کی تصدیق و تفسیر ہو چکی ہیں۔ ہر بھی انھوں نے اول سے آخر تک ہمارے پاس سے بھائیوں کے دعوے کی کامل تحقیق کی۔ یہ مقدمہ ایک سال سے راکھ میں کھجائی رہا۔ میرے خلاف ۸۳ ۱۱۶۴ روپیہ کا دعویٰ تھا۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام کے تمام ڈیمس کر دیے گئے۔ صرف ستر خنجر کے متعلق ۱۳۰۹ روپیہ ڈگری ہو گئی۔ مگر دوسرے بھائیوں کے خلاف کی ستر خنجر پر وغیرہ کی ڈگری ہوئی جس کے نتیجہ میں ۳۰ روپیہ کا ساتھ ہوا۔

یہ ساری حقیقت کھینچی غرض عین۔ ہر کہ حضرت امیر المؤمنین نے میرے متعلق دعا فرمائی اور حضور کو خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں جو کچھ چاہا۔ وہ وحی و نبوت ہوا۔ حق ایک بات باقی رہی کہ سابقہ فرم اگر نقصان پہنچا جائے گا جس کے پھر بھی ہرگز نہ نقصان نہ پہنچاؤں گے۔ اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ہمارے مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے بعد جس چارے میں ستر خنجر کا نقصان ۳۰ روپیہ کا ہے اور دوسرے ۱۳۰۹ روپیہ کا ہے۔ اس کا حساب کیا گیا۔ اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کوئی ہتھیار مقدمہ کا جو فیصلہ کیا۔ ۲۵۰ خنجر کی اتفاق راستے ہوا؟ آپ آپ کے درمیان اختلاف بھی ہوا؟ انھوں نے فرمایا کہ مقدمہ تمام انجنوز ۱۸۵۵۵۵ کا فیصلہ ہم تینوں کے اتفاق راستے ہوا۔ صرف آپ ہی کے متعلق اختلاف ہوا۔ یہی دلیلیات ہونے کے متعلق آپ نے خلیفہ تادیان سے دعا فرمائی۔ اور

مصل ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ان کو دو لاکھ دو سو پانچ سو روپیہ کی خوشی ہوئی۔ انھوں نے حضور کی خدمت میں سہ ہزار روپیہ کا چاک روانہ کر دیا۔

یہ تاریخی واقعہ ہم چاروں بھائیوں کی خدمت میں لکھ بھیجے۔ خان بہادر محمد الدین بھائی سینٹ اور کوئٹہ کا کام دیکھتے تھے۔ غلام حسین بھائی ایس اور سوڈا کا کام تمام علی بھائی وٹر کا ہیں پلنس دہلی کا۔

میں جب احمدی تھو ہوا ہے مجھے حضرت امیر المؤمنین کی دعاؤں کی تاثیرات کا خوب اثر تھا۔ اس لئے میرے ذمہ جو کام تھا اس کی ترقی کے لئے حضور سے دعا کی کروانا چاہتا تھا۔ اور حضور کی خدمت میں ہوا اور ایک سو روپیہ ہزار روپیہ روانہ کرتا تھا۔ جس کے طفیل ہماری فرم کو سالانہ اوسطاً وٹن ہزار روپیہ منافع ہوتا تھا۔ میرے بھائی غلام علی بھائی عہدیت ہو گئے اور میری مخالفت شروع کی۔ مولوی شاد احمد صاحب کو امرتسر سے بلوا کر خوب مخالفت کروائی۔ جس میں میرے خلاف میں بھائی بھی شرک و ہتھیار۔ اب یہ دونوں بھائیوں میں جو کام چھٹا تھا اس میں دخل نہ تھے۔ اور میں جو ہزار وٹن تادیان روانہ کرتا تھا۔ اس کے متعلق خنجر کر کے ملے۔ اس لئے بیٹے روپیہ بیٹا موقوف کر دیا۔ جس کا نتیجہ ہوا کہ ہماری فرم کو سالانہ وٹن ہزار روپیہ منافع ہوتا تھا۔ وہ چاروں ایک نقصان ہوتا تھا۔ ۳۰ خود وٹن ایک ہزار روپیہ نے تجارت ترک کر دی۔ تو اس نے اپنے ذمہ لے لی۔ جس نے حضور سے آگے کے مطابق دعا کروائی شروع کی۔ اور ہزار روپیہ جو ایک سو روپیہ روانہ کرتا تھا۔ اس کے عوض دوسروں پر روانہ کر دیا۔ جس کا نتیجہ ہوا کہ ہر سالانہ اور ہزار روپیہ منافع ہونے لگا۔

اسی تاریخی معاملہ میں نے ایک بار دیکھ کر کہتے سولہ سو وٹن مال نوے روپیہ کے حساب سے دینے کا سو دیا۔ یہ نثر بہت اچھا تھا اسلئے انارڈا شرکت کر دیا گیا۔ گرجندر دین فرنگ ۱۲۰ روپیہ کا ۱۰ سو وٹن مال دینے میں میں نہیں روپے کے حساب سے ۸۰۰ ہزار روپیہ کا نقصان تھا۔ میں بہت گھبراہٹ میں تھیں۔ حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں سامان اٹھا دیا اور خاص دعا کی گزارش کی۔ میرا کہ فضل سے معاملہ کی صورت ایسی بدل گئی کہ ۸۰ ہزار روپیہ نقصان کے عوض ۲۰ ہزار روپیہ منافع ہوا۔ انکو خیر نامہ احمد شد

ہمارے دونوں بھائی جب بڑے اور بھگوار ہو گئے تب ہم چاروں نے باہمی رہنمائی سے ایک شرکت نامہ تیار کیا جس کی مدت سال کی

ہمارے ایک ماموں سید الدین ابابکر احمدی بھی شرک و ہتھیار نے ملے۔ ہم نے ملے ملے ہر سٹ اس لئے حسد دیکھ کر اس کو ذوق کر کے قلعہ منال میں ہم کو اسید ہتھیار ۱۰۰ ہزار روپیہ منافع ہونے لگا۔ میں نے یہ سٹو میں کی کہ اس کے متعلق حضرت امیر المؤمنین سے دعا کر لیں۔ اور اس کا پانچواں حصہ تبلیغ کے لئے تادیان روانہ کریں۔ میرے بھائی خان بہادر سید احمد بھائی نے اور ہمارے ماموں صاحب نے یہ سٹو مان لی۔ مگر ہمارے بیٹے والے رشتہ دار نے نہائی خیرات کے بعد میں نے یہ حقیقت حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں لکھ بھیجی۔ اس کے بعد میں معین ہو کر میں جا ہی ادا کی تہیت تیز ہو گئی۔ مجھے کچھ کے لئے خانقاہ اسلئے بیٹے اپنے بیٹے والے رشتہ دار کو لکھا کہ تہیت خوب تیز ہو گئی ہے اب اسے فروخت کر دو۔ مگر ان کا خیال تھا کہ تہیت اور تیز ہو گئی۔ اسلئے ہم اور فرمیں یا جس تہیت میں یہ ایجاد ہو گئی جاتی ہے اس تہیت پر ہر ماہ فروخت کریں۔ ہم نے منظور کر لیا۔ اور ہم کو ۸۰ ہزار روپیہ منافع ہوا جس کا پانچواں حصہ ۱۶۰۰ سولہ ہزار روپیہ میں تادیان روانہ کیا۔ اس کے بعد میں کچھ کے لئے دوا ہوا۔ وہاں سے واپس آئے کہ نہیں نے بیٹی والے رشتہ دار سے جائداد کے متعلق فروخت کیا تو ہماری ہوا کہ تہیت تو صرف ہمارے لئے تیز ہوئی تھی۔ ہمارے فروخت کر لینے کے بعد تہیت کہ ہوتی تھی جس کی اصل حقیقت بھی وصول نہ ہو سکی۔ ہمارے رشتہ دار نے انکار کیا کہ واقعی آپ وکار داک کا صاحب ہو گئے۔ اور میں بہت نقصان میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس واقعہ کو ۱۸ سال کا عرصہ گزرا گیا ہے۔ اب تک وہ جاگیر اور دیگر فروخت کے میری بیٹی ہوئی ہے۔ دیکھیں یہ خدائی کا کیا کھلا کھلا مظہر ہے۔ ایک ہی معاملہ میں تین ہزار روپیہ۔ دوسرے دار خدا کے خلیفہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ دعا کروانے میں تو خدا تعالیٰ ان کو ۸۰ ہزار کا منافع عطا فرمایا۔ اور اس سال کا تیسرا حصہ دار خدا کے خلیفہ کو مانا جا رہا ہے اور اس سے دعا کروانے کی ہر دعا کو مانا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے صرف اس کو منافع سے محروم نہ رکھا ہے۔ بلکہ اس کو اس سال ایک دو سو تین حصہ واروں کو ۸۰ ہزار روپیہ منافع اس کے حیب سے دلوا کشت۔ دیکھیں یہ امریت کی صداقت کا کیا عظیم الشان نشان ہے جس کی ایک تہ ہر وہ دیکھے اور بہت عاقبت اور حق تہیل کرے۔ دوسرے آخرت میں سخت انکار نہ ہو سکتا ہے گا۔

میرے بھائی خان بہادر سید الدین امیر المؤمنین کی دعاؤں کا بھوکا ہر ماہ میں نے دیکھا وٹن لکھ حضور سے دعا کروانے بہت ہے۔ اس بار انھوں نے دو سو تین حصہ کے متعلق دعا کروائی۔ دونوں میں خلیفہ ان نشان کا بھائی



# عصا خلافت ثانیہ کا مہینہ



وہی ہے اور وہی رنگ مدرسہ احمدیہ کا خاتمہ کرنے کا جیسے کر رہے۔ اسوقت میں مدرسہ احمدیہ کی کشتی کا ناخدا اعلیٰ حضرت امام جہد ثابت ہوئے۔

اور نہ صرف ناخدا ہی ثابت ہوئے بلکہ خود مدرسہ کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے لے کر اس مقام پر لاکھ کر گیا جس پر ہندوستان کا کوئی عربی مدرسہ تھا۔ اس مدرسہ سے اسوقت تک نکلے ہوئے عالم کمال ہیں جسے جہد عرصہ تک مدرسہ کے چلنے میں بلکہ تجارت۔ ملازمت وغیرہ کے کمال میں بھی پسند ہیں۔

اور ان کا صرف ہانے طریق پر صرف تعلیمی بنیاد دی جاتی۔ لیکن ان کو کام کرنے کے علم مدرسہ بھی سکھاتے جاتے ہیں۔ اور وہ عربی ناقد مادہ انگریزی، سائنس، حساب، جغرافیہ وغیرہ وغیرہ کی فہم یافتہ ہوتے ہیں۔ اسوقت اس مدرسہ کے سبب شہر حضرت بنو محمد خاق صاحب ہیں جو اپنے تفریح کی وجہ سے ایک لاکھ بیس ہیں۔

## حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ کے ائمہ حضرت خلیفۃ المسیحؒ کے زمانہ میں ایک حافظ کلاس کھولی۔ جس میں کچھ کو قرآن کریم علم قدیم کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ اور ان کو قرآن کریم حفظ کرایا جاتا ہے۔ اور اس طرح آپ کے زمانہ میں بھی حافظ کلاس تھے جو حافظ قرآن پیدا ہوتے۔ یہ اپنے سین میں بہ ذرا کمال سے بچتے ہیں۔

## جامعہ احمدیہ

عربی تعلیم کا میدان ان کے لئے ہے۔ جامعہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس جامعہ میں مدرسہ صاحب علم تیار کیا گیا ہے۔ اور وہ جہاد پر توجہ کے معیار کے مطابق بنی ہوئی۔ نئے نئے جاتے ہیں اور مدرسہ وہ جس میں آگے چلتے ہیں۔ اور ان کو مدرسہ کا مبلغ بنایا جاتا ہے۔ ان کی تعلیم کو جاننا طور پر ملے گا اور پڑھایا جاتا ہے۔ جامعہ احمدیہ کے پیچھے پڑھنے والے مدرسہ احمدیہ کے صاحب اب ان کے دنیا کی زندگی میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی اسے انیس سو پوری فاضل ہیں

شاہد محمد ابراہیم صاحب کی نے پھر مدرسہ تعلیم الاسلام کا قیادان کی قسم سے

اس سے کہ جو جہاد لڑیں گے فیض حاصل کیا اور مدرسہ تعلیم الاسلام جس قدر ترقی کی وہ صرف ایک کدو

## دوسرا دور

مدرسہ تعلیم الاسلام کا دوسرا دور جو مدت ۳۱ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیحؒ اول فوت ہو گئے اور خلافت ثانیہ کا چار سو پوری شان سے منور ہوئے کے لئے آسمان احمدیت پر چڑھ دیا۔ خلیفین نے اپنی جہاد کی کا زور لگایا۔ اور انھوں نے جا کا قیادان کے کام اور فن کو دہم دہم کر دیا۔ اسوقت انھوں نے بڑے فطنت سے یہ چالیں اور بہتید بالا ہوئی سے کام کیا

مدرسہ تعلیم الاسلام کی بلوچان میں ان لوگوں کے گھر میں اسلام کو آپ نے اپنی توجہ کا اہم مرکز بنایا کہ وہ مدرسہ جس کے خلیفہ ان کی انجمن کی بنی تھیں کہ اسے بنے ہوئے تھیں وہ چچا اور اور اہل چچا کو اس کے تاج کا اس کی حاضری دینا ہر گز اسے نہ ہو سکتی۔

اس زمانہ کی انتہائی ترقی سے اس وقت تک کی ترقی ہو گئی ہے۔ اور طلباء کی تعداد کو اگر گریں تو کئی سے بھی زیادہ کہوں تو درست ہوگا کہ یہاں کہ خلافت اولی کے زمانہ میں قادیان کے چند و دوں میں سکون اور غرض اچھوں کے رہ گئے اس اسکول میں تعلیم چل کر رہے تھے۔ مگر بعد میں ایک اور نئی سکول قادیان میں بنا اور اس طرح ایک بڑی تعداد جو عربی زبان کے طلباء کی تھی وہ بھی سکول سے نکلی۔ مگر اس کے باوجود سکول کے طلباء کی تعداد گھٹتی رہی۔ اس وقت اس مدرسہ کے بڑے باثر مولوی محمد الفیض صاحب دی۔ اسے سابق انجمن ترقی

## مدرسہ احمدیہ

حضرت سید محمد علی احمدیہ کو دی علیہ السلام صاحب اور مولوی برہان الدین صاحب کی وفات پر مدرسہ غلامیہ کی ترقی ہوئی اور اس طرح سے آپ نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد دی مگر یہ مدرسہ اپنی سکول میں ممکن تھا۔ ان کی ہائی سکول کے سبب شہر صاحب نے جو جمعہ میں جامعہ احمدیہ قادیان سے ایک بونے اسے باطل ایک کیس پوری کے عالم میں رکھا ہوا تھا۔ اور اس کیس میں ایک صاحب دفعہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے خاتمہ کرنے کے لئے کچھ لوگ بنے ہوئے تھے

اس میں شک نہیں کہ کام کی اعتبار اور جہاد حضرت سید محمد علیہ السلام کے زمانہ میں رہی گئی۔ مگر ان کاموں کو زور دینا اور ان کی تکمیل آپ کے خلاف کر دیے ہوئے۔ خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیحؒ ثانی ائمہ اندر مدرسہ العزیز کے مالک اور ان کے پڑوسی تمام کاموں کی تفصیل میں انہیں سننا۔ ان ایک ایک حصہ کا ذکر کروں گا۔ اور وہ ہے۔

## سلسلہ تعلیمی ترقی

حضرت امیر المؤمنین کا نسبت خدا تعالیٰ کا ایک الہام بھی تھا کہ

وہ ظاہری و باطنی علوم سے پیکر یا بیجا اس لئے ضروری تھا کہ علم کی نشر و اشاعت میں آپ کے ہاتھوں میں علم کی علوم کی اشاعت کیلئے آپ کے زمانے میں مختلف طریقہ رائج کئے گئے

چوبند ذیل ہیں۔  
اول۔ مدارس کے ذریعے۔  
دوم۔ نشر و اشاعت اور کتب کے ذریعے۔  
سوم۔ درس و تدریس کے ذریعے۔  
چارم۔ خطبہ اور قسروں کے ذریعے۔  
پنجم۔ لائبریری اور مساجد کے ذریعے۔

## سے پہلا طریقہ مدارس کا ہے

شخصی نوع کی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے کہ کئی نسل میں تدریس پھیل جائے۔ اور اس طرح کے لئے مدارس کا طریقہ کار نامہ مقبول و مفید ہے۔ اس فرض کے لئے سلسلہ احمدیہ میں سب سے پہلا ادارہ مدرسہ تعلیم الاسلام تھا۔ جسے مدرسہ تعلیم الاسلام کی مجلس تدریس کا بھی اس وقت مطلب تعلیم شریعہ شریعت یہ تھا اسے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام پر وہ وقت نہایت خفاک و ۳۱۔ ایک وقت جبکہ حضرت سید محمد علیہ السلام نے انہیں بنی ہی تھے اسے اور ان میں مدرسہ تعلیم الاسلام کو بالکل نو بنے پڑے بیٹھے تھے اور اس وقت کوئی ایسا مدرسہ کا خلیفہ نہ تھا جس کا بنیاد حضرت سید محمد علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اور ان کی ترقی میں وہ وقت تو اسے جانتے نہ تھے کہ کوئی کلمہ کہتا اسوقت حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیحؒ ثانی نے جو انجمن خود بنائی تھی ان کے بنیاد میں تھے۔ اس سلسلہ کو پوری طاقت و ثروت سے اپنے ہاتھوں میں لیا۔ اور اس مدرسہ کی ترقی کو کمال دیا۔ یہ آپ کا پہلا علمی احسان تھا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام

قرآن کریم میں حضرت مصلیٰ علیہ السلام کی ۳۲ مکتوبات میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔  
هو الذي يصفى الامم بسلامة دولتهم  
يتوكل عليها آيات الله ويضعهم ويخلصهم  
الكتاب والحصنة وان كانوا من قبل  
لغى ضلالهم بين كرامات الله ونياس موت  
ہوئے کہ خدا کی مخلوق پر کرامات ہیں کہ طاقت فرما ہیں اور ان کا تکیہ لڑائیں اور ان کا کتاب و حکمت سکھائیں۔ یہی کام حضرت سید محمد علیہ السلام کا تھا کہ ان کے آباء و اجداد کو تعلیم اسلامیہ دے دے اور ان کو تدریس کا لے۔ اور آپ کی مکتوبات میں حضرت مصلیٰ علیہ السلام کی ۱۲ مکتوبات میں فرمایا ہے۔  
اور جو کچھ مفاہم خلافت پر فائز ہونے والا شان اس شخص کے چلائے گئے اسے اور پڑتا ہے۔ جو انبیاء کا عہد پر تہا ہے۔ اسلئے غلام کام کام میں آپ کا کام ہے۔ ان کے ہاتھوں میں کام ہوتا ہے

اس لئے  
یہ پورے تمام کلمہ چل کر حضرت امیر المؤمنین کو ہی مشن ہے۔ حضرت سید محمد علیہ السلام کا مشن ہے۔ جو حضرت مصلیٰ علیہ السلام کا مشن ہے اس مشن کے کاموں میں سے ایک تھا کام

## نشر علم

کام ہے۔  
یہی مصلیٰ علیہ السلام کے لئے انسان کی تعلیمی اور باطنی تعلیم کی تکمیل تھی اس لئے کہ جتنی کہ جبریل علیہ السلام رسول مصلیٰ علیہ السلام کے علم کے سامنے اپنے بچہ کا اظہار کرتے تھے۔ مگر اس کے

## رہب ذہنی علماء

کی دعا ان کے لئے تھی اور آپ نے طلب العلماء کو نصیحت فرمائی کہ علم حاصل کرنا اور علم حاصل کرنے کا کام ہی ہے۔ اور اس اسلام کے ناقد مارا نشر علم کا کام بنایا نہایت ضروری تھا اور جب مسلمان مراد باؤ کی گھٹ جائی تو وہ علم سے بے بہرہ ہو گئے۔ اور یہ جب علم حاصل ہوئی مکتوبات ثانیہ کا زور دینا اور ضروری تھا کہ نشر دین کے ساتھ نشر علم کا کام بھی خود پر ہوتا ہے۔

جو کچھ انبیاء و اولیاء کی بیج ہونے والے کی عسرت دینا ہے۔ اور ترقی کا کام ہے جس کے خلاف کے زمانہ میں تہا ہے۔ اس لئے کہ خلیفہ خدا کی حضرت سید محمد علیہ السلام کے سید اشاعت دین کے ساتھ نشر علم کا کام آپ کے خلاف کے زمانے میں ہوتا۔ چنانچہ انبیاء و